تذکرۃ الاولیاء

از

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب
بل روڈ کشمیری بازار
لاہور

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ علیٰ احسانہ کہ ان دنوں کتاب لاجواب یعنی ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیا مصنفہ زبدۃ الکاملین بدر العارفین مقبول ایزد غفار حضرت مولانا خواجہ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

الموسوم بہ کتاب

تذکرۃ الاولیاء اردو

مترجمہ

ملک محمد عنایت اللہ (ایچ پی) منشی فاضل

برائے فرم

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب بل روڈ کشمیری بازار لاہور

چھپے

باہتمام ملک محمد عارف پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس سرکلر روڈ لاہور میں طبع کرا کر ملک دین محمد نے بازار کشمیری لاہور سے شائع کیا!

نے میری اس بات کیوجہ سے مجھپر عتاب کیا۔ کہ زیاں کاری اور زبردست نقصان یہ ہے۔ کہ لوگ میرے دیدار سے محروم رہیں۔ اور محجوب ہوجاویں۔ ایک اور شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ اپنے بازار آخرت کو کیسا پایا آپ نے فرمایا کہ میں نے اسمیں کوئی رونق نہ دیکھی اس بازار میں سوائے سوختہ جگروں اور سوختہ دلوں کے اور کچھ نہیں۔ کیونکہ یہاں سوختہ جگروں کو مرہم لگاتے ہیں۔ ٹوٹے ہوئے دلونکو جوڑتے ہیں اور کسی شے کے ساتھ مشغول نہیں ہوتے۔ رحمۃ اللہ علیہ *

انا ئیسواں باب (۷۹) حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ

عالم عارف حاکم خائف امیرزادہ کبری گوہر نگینہ حلقۂ فقر زبدۃ المشائخ شیخ وقت حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ آپ امام حق اور یگانۂ زمان تھے۔ آپ کو لوگوں نے طاؤس الفقراء کہا ہے۔ آپکے صفات اسقدر ہیں جو زبان و قلم سے بیاں نہیں ہو سکتے۔ آپ فنون علوم میں کامل تھے اور ریاضات و معاملات میں آپکی شان نہایت بلند تھی۔ اور حال و قال و علم و تحقیق میں آیت تھے۔ کتاب لمع آپ ہی کی تصنیف سے ہے۔ آپنے حضرت شیخ سری سقطی اور حضرت سہیل کی زیارت کی تھی۔ اور بہت سے مشائخین سے علم حاصل کیا تھا آپ طوس کے رہنے والے تھے۔ آپ ماہ رمضان میں بغداد شریف آئے۔ آپ کو مسجد شونیزیہ میں خلوت خانہ دیا گیا۔ اور درویشوں کی امامت آپکے تفویض کیگئی۔ آپ نے عید تک اصحاب کی امامت کی اور نماز تراویح میں پانچ قرآن شریف ختم کیئے تھے۔ اور خادم ہر شب ایک روٹی آپ کے پاس لاتا۔ اور عید تک لاتا رہا آپ نماز عید کے بعد وہاں سے چلے گئے۔ تو لوگ تیسوں روٹیاں دیکھکر نہایت متعجب ہوئے۔ نقل ہے کہ ایک رات جبکہ نہایت سردی تھی۔ کچھ لوگ آپکے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ اور معرفت کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی آگ جلائی جا رہی تھی۔ ناگاہ آپ پر ایک ایسی حالت طاری ہوگئی۔ کہ آپ نے اپنا سر آگ پر رکھ دیا۔ اور آگ میں جناب باری کو سجدہ ادا کیا۔ مرید احباب سے ڈر گئے۔ کہ کہیں آپکا چہرہ نہ جل گیا ہو۔ جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو آپ کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا جسنے اپنی آبرو اسکی درگاہ میں بہائی ہو آگ اس کے چہرہ کو نہیں جلا سکتی۔ فرمایا عشق آتش ہے جو عاشق کے سینہ و دل میں ہوتی ہے جب اسکا غلبہ ہو جاتا ہے تو وہ ماسوئی سب کو جلا دیتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے ابن سالم سے سنا ہے۔ کہ نیت خدا کیساتھ ہے اور خدا سے ہے اور خدا کے لیئے ہے۔ اور نماز میں جو آفت پیدا ہوتی ہے۔ وہ محض نیت کے فتور سے ہوتی ہے فرمایا لوگوں کے نزدیک ادب کے تین اقسام ہیں۔ ایک دنیا ہیں۔ اُن کے نزدیک ادب فصاحت و بلاغت علم کی نگہداشت سیر ملوک رسموں کی حفاظت ہے۔ دوسرے اہل دین ہیں ان کے نزدیک ادب طہارت دل نگہبانی اسرار تادیب الفضل

نگہبانی حدود و ترک خواہشات وغیرہ ہے۔ تیسرے حق تعالےٰ کے بندگان ہیں۔ اُنکے نزدیک ادب نگہبانی وقت وفائے عہد خاطر پر کم توجہ کرنا۔ طلب حضور مقام قرب وغیرہ ہے۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا تھا جو جنازہ میری قبر کے پاس سے گذر جائیگا وہ مغفور ہوگا۔ طوس میں اب تک یہ دستور ہے۔ کہ پہلے جنازہ آپ کی تربت کے پاس لاتے ہیں۔ اور پھر دفن کرتے ہیں۔ آپکے کلمات بہت ہی ہیں۔ یہ چند بصورت اختصار تحریر ہیں *

باب اسی حضرت ابو العباس قصاب رحمۃ اللہ علیہ

گستاخ درگاہ مقبول اللہ کامل معرفت عامل عالم مملکت قطب اصحاب شیخ وقت شیخ ابو العباس قصاب رح آپ شیخ عالم اور نہایت محترم شیخ تھے۔ اپنے وقت کے صدیق اور مروت و فتوت میں نہایت کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔ اور نفس کے عیوب جاننے میں نہایت عجیب تھے اور ریاضت و کرامت و فراست اور معرفت میں نہایت عالیشان تھے۔ لوگوں نے آپ کو عامل مملکت کہا ہے۔ اور آپ حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد تھے۔ نقل ہے کہ آپ نے حضرت ابو سعید کو فرمایا کہ اگر لوگ تم سے یہ کہیں کہ کیا تم خدا کو جانتے ہو تو مت کہو کہ جانتا ہوں۔ کیونکہ یہ شرک ہے۔ اور یہ بھی مت کہو کہ نہیں جانتا ہوں۔ کیونکہ یہ کفر ہے لیکن اسطرح کہو کہ عرفنا اللہ تعالیٰ ذاتہ بفضلہ) یعنی حقتعالیٰ اسنے اپنی ذات کا واقف کیا اپنے فضل و کرم اور مہربانی سے۔ اور فرمایا اگر تم چاہو یا نہ چاہو اپنے حقتعالےٰ کا خلق اختیار کرو۔ اگر اپنے حقتعالےٰ کا اختیار نہ کروگے تو ہمیشہ رنج و تکلیف میں رہوگے۔ فرمایا اگر حقتعالےٰ کو تیری بہتری منظور ہوگی تو وہ علم کو تیرے اعضاء میں نگاہ رکھیگا۔ اور پھر تیرے اعضاء کو ایک ایک کرکے تجھ سے لیگا۔ اور اپنی جانب کریگا۔ اور تجھکو نہیں دکھائیگا تاکہ تیری ہستی سے اپنی ہستی کو تجھ پر ظاہر کرے۔ اور پھر اپنی صفات کو خلق میں دیکھیگا اور تو جانیگا۔ کہ گمینہ کو حرکت دینا خداوند گینہ کو زیبا ہے۔ فرمایا ہر شخص خدا سے آزادی طلب کرتا ہے لیکن میں غلامی طلب کرتا ہوں۔ کیونکہ اسکا بندہ اسکی بندگی ہی میں سلامت رہتا ہے۔ اور آزاد خطرہ اور معرض ہلاکت میں ہوتا ہے۔ فرمایا میرے اور تمہارے درمیان ایک شے سے زیادہ فرق نہیں۔ اور وہ یہ کہ تم ہمارے سامنے کہتے ہو۔ اور ہم اُسکے سامنے کہتے ہیں۔ تم ہم سے دیکھتے ہو اور ہم سے سنتے ہو لیکن ہم اس کو دیکھتے ہیں۔ اور اس سے سنتے ہیں۔ اور ہم بھی تو تمہارے ہی جیسے آدمی ہیں نقل ہے آپ جب علم ظاہر کی یاد میں مشغول تھے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ وہ جوہر ہے۔ جسکی دعوت تمام پیغمبروں نے دی اور اگر اسکا جوہر کا ایک ذرہ ظاہر ہو جائے تو سب کچھ پردۂ عدم میں چھپ جائے۔ اور سب فنا ہو جائے اور فرمایا وہ نہ معرفت ہے۔ نہ بصیرت نہ نور اور نہ ظلمت اور نہ قناعت بلکہ وہ نیست کی ہستی ہے فرمایا حضور فضلے